ک ٣٦٨

نبوت وراثت انبیاء

ع ٣٦٩ م ٣٧٠

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| ارگون کا کھیل ۔ | ۱/ |
| شکایت نامہ | ۔/ |
| کنواری نامہ ۔ | ۔/ |
| کنوارہ نامہ | ۔/ |
| پہاڑہ اردو | ۔/ |
| پہاڑہ ناگری | ۔/ |
| اچھر دیپ ؍؍ | ./ |
| بال اوپدیش | ۳/ |
| پارہ عم ۔ | ۱/ |
| پارہ الم ۔ | ۱/ |
| عہد نامہ | ۔/ |
| دعائے جمیلہ ۔ | ۔/ |
| ماسقیمان | ./ |
| محمود نامہ | ./ |
| قصہ سیاہ پوس | ./ |
| مثنوی تہانہ عاشق بہون | ۳/ |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| تفضیح الکاذبین مصنفہ سید امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ در مناظرہ ۔ قیمت | ۴/ |
| تردید الکاذبین ۔ ایضاً | ۴/ |
| طاعون کا حکمی علاج | ۔/ |
| رسالہ غسل و وضو ۔ | مفت |
| بارہ ماسہ جمنا جواہر اردو ۔ | ۔/ |
| بھگتی پردیپ کا ناگری ۔ | . |
| تلخیص مرقع کربلا مصنفہ سید ظہیر ناظم صاحب رئیس نگینہ | ۳/ |
| سچا عقیدہ ۔ مصنفہ جناب مولوی کرامت حسین صاحب بیرسٹر الہ آباد ۔ | ./ |
| تاریخ جناب سیدہ ۔ مصنفہ ایضاً | ۲/ |

## کاغذات عدالت

جملہ کاغذات عدالت و رسید بہی وغیرہ مطبع ہذا مین موجود ہین ۔

**المشتہر خواجہ شبیر حسین مالک مطبع ریاض فیض نگینہ**

یہ کتاب مذہب شیعہ ہے سنت الجماعت اسکو نہ خریدین اور نہ دیکھین

الحمد للہ علی احسانہٖ

درین زمان میمنت اقتران رسالہ مسمی بہ

# تحقیق متعہ

حقر فقیر سجاد حسین ابن جنت مکان سید محمد حسین صاحب مرحوم متوطن
بھٹرہ سادات واقعہ سادات بارہہ ضلع مظفرنگر نے تحریر کیا اور

مطبع ریاض فیض نگینہ مین چھپوایا

بار اول | نمبر رجسٹر ۳۵۰ | قیمت ۲ر

یہہ کتاب مذہب شیعہ ہے کوئی سُنی صاحب اسکو نہ خریدیں اور نہ ملاحظہ فرمائیں - فقط

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ

دریں زمان میمنت اقتران رسالہ مسمےٰ بہ

# تحقیق متعہ

حقیر فقیر سجاد حسین ابن جنت مکان سید محمد حسین صاحب

مرحوم متوطن بہیڑہ سادات واقعہ سادات بارہہ ضلع مظفر نگر

نے تحریر کیا اور

مطبع رضی فیض نگینہ میں چھپوایا

باراوّل ۵۰۰ نمبر رجسٹر ۳۵۷ قیمت ۲ر

# حامداً و مصلیاً

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

امابعد حقیر پر تقصیر عاصی و گنہگار سجاد حسین ابن فردوس منزل
سید محمد حسین صاحب مرحوم مغفور متوطن بہڑہ سادات واقعہ
سادات بارہ ضلع مظفرنگر عرض پرداز ہے کہ حضرات اہلسنت
والجماعت اکثر و عموماً درباب متعہ النساء مذاقیہ فرمایا کرتے ہین
کہ فرقہ شیعہ بذریعہ متعہ کہلم کہلا زناکاری کرکے اسلام پر بدنما دہبہ لگاتا ہی
مسئلہ متعہ جسکو شیعہ نے حظ نفسانی کے لئے جایز کر رکہا ہے ایسا ناہنجار ہی
جس سے بالاتر کوئی فحش ممکن نہین — چنانچہ مولوی محمد قاسم پیرزادہ
ساکن سنبھلہیڑہ ضلع مذکور الصدر نے اپنے رسالہ مین جو کہ بجواب رسالۂ
سجادیہ لکھا ہے اعتراض متعہ پر بڑے سخت اور ناشایستہ الفاظ سے کہا ہے کوئی
بد و نالائق کلمہ ایسا نہین رہا جسکو بھی شیعان عاملان متعہ استعمال نہ کیا گیا ہو
لہذا الخفیف نے بنظر آگاہی عوام الناس بہ نظر انکشاف حقیقت چند سطور لکھی ہین
تاکہ معترضین پر اصلیت واقعہ ظاہر ہو جائے نام اسکا تحقیق متعہ رکہا گیا

امید ہے کہ ناظرین معائنہ فرماکر محظوظ ہون اور فقیر نصرت شریعت سے بلبور وشاب ہو اور جناب مخاطب تحریر حقیر سے ہدایت حاصل کرین۔

# شروع رسالہ

عام اہلسنت آگاہ ہون کہ درباب متعہ سنی وشیعہ ایک مذہب کہتے ہین حکم متعہ باتفاق فریقین قرآن پاک مین موجود ہے ناظرین اوراق پر انشاء اللہ عنقریب ظاہر ہوجائے گا۔ فرق اتنا ہے۔ سنی صاحب فرماتے ہین کہ ابتدائے اسلام مین بضرورت جائز تھا بعد ازان حرام ہوگیا۔ شیعہ کا بیان ہے کہ جیسا اوّل حلال تھا ویسا ہی اب ہے اور قیامت تک رہیگا۔

سنی صاحب حضرت عمر فاروق کے اس ارشاد سے (کہ تین چیزین آنحضرت کے زمانہ مین جائز تہین۔

ایکؔ متعہ النساء۔

دوؔم۔ متعہ الحج۔

سوؔم۔ حی علی خیر العمل۔

مین ان سب کو حرام کرتا ہون) ۔ استدلال بہ حرمت فرماتے ہین۔ شیعہ کا بیان ہے کہ جناب فاروق اعظم یا کسی شخص کو احکام خدا کے بدلنے کا اختیار نہین ہے۔ لہذا اسمعا یہ مین صرف یہ بات تصفیہ طلب ہو کہ متعہ بحکم قرآن ہے اور صحابہ نے اس پر عمل کیا اور جناب عمر کی ممانعت کہان تک موثر ہے۔ مضامین مابعد مین انشاء اللہ تمام معاملات صاف کرکے دکہلا دے جائینگے +

## آیت متعلق بہ متعہ مندرجہ قرآن

فما استمتعتم بہ منہن فآتوا اجورہن الی آخرہ ظاہری مطلب یہہ ہے کہ اے مسلمانو جس عورت سے تم نے حظ وتمتع حاصل کیا اوس کی اجرت مقررہ یعنے مہر دیدو اور جبکہ تمہارے باہم رضامندی ہوگئی لہذا تمپر کوئی گناہ نہین - آیہ مصرحہ بالا حسب تصریحات صنادید مفسران اہلسنت مثل فخر رازی و زمخشری وصاحب کشاف وتفسیر مدارک وتفسیر زاہدی و در منثور - ومعالم التنزیل ومستدرک وتفسیر نیشاپوری وتفسیر جریر طبری وغیرہ ودیگر احادیث صحاح ستہ جواز متعہ مین وارد ہوئی ہے بہ نظر آگاہی عامۃ الناس اخبار موثق و معتمدہ متعلق متعہ حوالہ قلم صدق شیم کیئے جاتے ہین - امید ہے کہ بعد معائنہ ثبوت حلت متعہ مین کسی مسلمان کو تذبذب وکلام نرہے گا پہلے تفاسیر مذکورہ بالا وبعض کتب معتبرہ اہلسنت سے حالات متعہ لکہون گا - اور بعد از ان صحیح مسلم وبخاری سے جوکہ صحیحین مشہور ہین انشاءاللہ ثبوت دونگا -

## ثبوت از تفاسیر اہلسنت

تفسیر ثعلبی مین جسکی (توثیق جلد دوم حدیث غدیر مین چند علمائے سنیہ کے بیان سے کیگئی ہے - حبیب بن ثابت سے مروی ہے کہ ابن عباس نے مجکو ایک جلد قرآن پاک کی عنایت فرمائی - اور کہا کہ ابی بن کعب کی قرأت پر یہہ قرآن ہے حبیب کہتا ہے کہ مین نے اوس مصحف مین فما استعتم

بہ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی لکھا ہوا دیکھا عبارت مندرجہ تفسیر ثعلبی بلفظہ یہ ہے
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھٰذَا عَلٰی قِرَاءَتِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَرَاْتُ فِی الْمُصْحَفِ
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی [redacted] - تب
ابن عباس نے قسم کھائی کہ اسیطرح اس آیت کا نزول ہوا ہے -

اقوالِ مفسرین موصوف بالا سے سوائے جواز و حلت متعہ ایک بڑا فایدہ نکلا
کہ آیۂ متعہ سے جملہ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی جامع قرآن نوش فرما گئے - اہل سنت
جو شیعہ پر اعتراض کرتے ہین کہ اون کے مذہب مین نقصِ قرآن کی روایات
وارد ہوئی ہین - براہِ مہربانی اپنے سندی مفسرونکی قول ملاحظہ فرماکر کچھ تو
شرم کرین حقیر نے جداگانہ رسالہ مین بڑے طولانی تفصیل سے ثابت
کیا ہے کہ حسب مقولہ اہلسنت قرآنِ موجودہ نو قسم کی غلطیون پر شامل ہے،
اور اوسکا بہت بڑا حصہ جناب عثمان نے جمع کرتے وقت اوڑا دیا ہے
تفسیر کبیر و نیشا پوری مین ہے -

رُوِیَ اِنَّ النَّبِیَّ لَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ فِیْ عُمْرَۃٍ تَزَیَّنَ نِسَاءُ مَکَّۃَ
فَشَکٰی اَصْحَابُ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ طُوْلَ الْعُزُوْبَۃِ فَقَالَ اسْتَمْتِعُوْا
ھٰذِہِ النِّسَاءَ - خلاصہ اصحاب نے آنحضرت سے تجرّد کی شکایت کی -
تو آپ نے فرمایا کہ زنانِ مکہ سے متعہ کرو - چند احادیث مسلم و بخاری
سے حلت متعہ مین نقل کیجاتی ہین -

## ثبوتِ متعہ از صحیحین وغیرہ

۱. صحیح مسلم مین روایت ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود سے پوچھا گیا کہ متعہ حلال ہے اونسے
جواب دیا - کہ بے شبہہ حلال ہے - اور بطور استشہاد اس آیہ مبارکہ کو تلاوت فرمایا -
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ بحسب ظاہر آیہ شریف کے یہ معنی ہوئے کہ اے مومنین محللہ
الٰہیہ یعنے زنان ممتوعہ کو اپنے نفوس پر حرام نکرو - کیونکہ یہہ تعدی ہے اور خدائے
پاک تعدّی کنندگان کو دوست نہین رکھتا امام نووی شارح مسلم نے اسموقع پر یہہ
تصریح کی ہے فِیْهِ اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّهٗ کَانَ یَعْتَقِدُ بِاِبَاحَتِهَا کَابْنِ عَبَّاسٍ
یعنے ابن مسعود کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اباحت متعہ کے اسیطرح قایل
تھے - جیسیکہ ابن عباس جایز جانتے تھے -

۲. مسلم - مین عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
یَقُوْلُ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِیْ
فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْکِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰی اَجَلٍ ثُمَّ
قَرَءَ عَبْدُ اللّٰهِ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ
وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ - خلاصہ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت
ہے کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت کے ساتھ لڑائی مین تھے اور عورتین ہمراہ نتھین
ہمنے عرض کیا کہ اگر حضرت ارشاد ہو تو مادہ شہوت کو قطع کرکے خصی ہو جاوین -
آپ نے اوس سے منع فرمایا اور اجازت متعہ دی پس ہمنے بعوض جامہ عورتوں سے
متعہ کیا ہر دو روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ زنان ممتوعہ طیبات و طاہر و محلل ہین -
اگر ایسا نہوتا تو ابن مسعود آیہ وافی ہدایہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ

مَا اُحِلَّ اللّٰہِ سے جواز متعہ مین استدلال نفرماتے ۔۔ ابن مسعود وہ صحابی جلیل القدر ہین جنسے بقولِ اہلسنت آنحضرت نے علم قرآن حاصل کرنے کی اُمت کو ہدایت کی تہی ۔

۳۔ بخاری شریف کی کتاب النکاح مین ابن مسعود سے بمضمون بالا روایت درج ہے ۔

۴۔ جابر ابن انصاری وسلمہ بن اکوع سے صحیح مسلم مین ہے قَالَ خَرَجَ عَلَیۡنَا مُنَادِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ قَدۡ اَذِنَ لَکُمۡ اَنۡ تَسۡتَمۡتِعُوۡ۔ یعنے مُتۡعَۃَ النِّسَاء رسولِ پاک نے مناوی کرادی کہ جس کا جی چاہے عورتونسے متعہ کرے ۔

۵۔ مسلم مین ہردو صحابی موصوف بالا سے بمقام دیگر بہی اس مضمون کی روایت موجود ہے ۔

۶۔ مسلم مین سبرہ سے مروی ہے قَالَ اَذِنَ لَنَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ بِالۡمُتۡعَۃِ فَانۡطَلَقۡتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلٰی اَمۡرَاَۃٍ مِنۡ بَنِیۡ عَامِرٍ ۔ خلاصہ سبرہ کہتے ہین کہ رسول مقبول نے جب اذنِ متعہ دیا پس ہمنے ایک عورت سے جو کہ قبیلہ بنی عامر سے تہی متعہ کیا۔

۷۔ مسلم مین جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے یَقُوۡلُ کُنَّا نَسۡتَمۡتِعُ بِالۡقَبۡضَۃِ مِنَ التَّمَرِ وَالدَّقِیۡقِ الۡاَیَّامِ عَہۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَاَبِیۡ بَکۡرٍ حَتّٰی نَہٰی عُمَرُ عَنۡہَا ۔ جابر کہتے ہین کہ ہم ہمیشہ ایک مٹھی چہوہارے اور آردیر عورتونسے متعہ کرتے تہے ۔ رسول کے زمانہ مین بہی کیا اور ابو بکر کی خلافت مین بہی ۔ عمر نے اپنے زمانہ مین منع کردیا ۔

۵ مسلم کی کتاب الحج مین لکھا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ یہی عبارت بخاری مین بمقام تفسیر۔ مَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ لکھی ہے مین کہان تک تمام مسلم وبخاری کی عبارت نقل کئے جاوین۔ ہر دو کتب مین چند بعض مقام ایسے ہی ہین جہان باسناد مختلفہ حلت وجواز متعہ کا ذکر کر کے کہا گیا ہے۔ کہ عمر نے اپنے عہد خلافت مین اوس سے منع کر دیا۔ چونکہ ان کتابو کا دیکھنا بوجہ عربی زبان کے مشکل ہو لہذا صحیح مسلم کا اردو ترجمہ دیکھ لین جلد چہارم مطبوعہ صدیقی لاہور کے صفحہ (۱۴۲۰) لغایت ۱۴۳۲ پر بحث متعہ ہے ماحصل سب کا یہہ ہے کہ رسول مقبول نے بحکم آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ حکم متعہ دیا اور صحابہ برابر کرتے رہے کئی دفعہ حکم دیا اور کئی دفعہ منع کیا اور صحابہ اول و دوم خلفائے کے زمانہ تک کرتے رہے اور نیز یہہ بھی لکھا ہی کہ حلت متعہ قطعی ہے اور حرمت ابدی ظنی۔ مقبلی نے کہا کہ جمہور اسکا معقول جواب نہین دیسکتے۔

حضرات اہلسنت خدا و رسول سے شرم کر کے اپنی صحاح پر نظر ڈالیں اور متعہ کو فعل شنیع وکہلا جواز نا بخاطر داشت جناب عمر نفرماوین ورنہ تمام متعہ کرنیوالے زانی و مرتکب امر شنیع حسب مذاق اہلسنت سمجھے جاوینگے۔

حضرات اہلسنت کو طریق گریز تو خوب یاد ہے۔ سامنے سے بہاگ جاتے پر توماشاء اللہ مثل بعض سفروین اُحد ودیگر غزوات نہایت مشاق ہین جب بمقابلہ شیعہ دلایل متعہ کے دام مین اپنے آپ کو پہنسا ہوا دیکھتے ہین

تو یہہ کہکر چہپا چہڑاتے ہین کہ گو متعہ ماخوذ مِنَ القرآن ہی - مگر منسوخ ہوکر متروک العمل ہوگیا ہے - لہذا مین معتبر کتابون سے صحابہ رسول کا بیان دکہاؤن - کہ سوائے انکار عمر آسمان سے کوئی ناسخ آیت نہین آئی -

تفسیر کبیر و نیشاپوری مین درج ہے وَاَمَّا عِمْرَانَ بن الْحَصِیْن فَاِنَّہٗ قَالَ نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمُتْعَہِ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَمْ یَنْزِلْ بَعْدَھَا تَنْسَخُھَا وَاَمَرَنَا بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَصَاتَ وَلَمْ یَنْہَنَا عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِہٖ مَا شَاءَ ابن حصین کہتے ہین کہ آیت متعہ قرآن مین نازل ہوئی ہے - مگر بعد اوسکے کوئی ناسخ آیت نہین اوتری یہانتک کہ حضرت وفات پاگئے - اور کبہی متعہ سے منع نکیا - اون کے بعد عمر نے جو چاہا کر دکہایا - حضرت عمر ہی سرداران اسلام مین ایک عجب ذی عقل و دور اندیش شخص گذرے ہین - جتنے بلند قامت تہے اتنے ہی خیالات مین وسعت تہی - کاش دو چار مہینے کے لئے آنحضرتؐ کے بجائے انکے خارج ہوجاتے تو جسقدر خدا و رسول سے بناہ بخدا غلطیان واقع ہوئی تہین سب کو درست فرما دیتے

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مولف ہدیۃ الشیعہ کاغذ و قلم کی بحث مین لکہتے ہین - کہ چودہ ۱۴ موقع ایسے پیش آئے کہ حسب صوابدید جناب عمر نزول وحی ہوا - اور آنحضرت کی رائے بارگاہ احدیت مین ضعیف و رکیک قرار پائی - بہلا اس جوان مردی و بزدلی کا کچہہ ٹہکانا ہے -

علامہ قوشجی و تفتازانی و سرخسی و صاحب تفسیر کبیر و نیشاپوری وغیرہ نے لکہا ہے کہ حضرت عمر اپنے عہد خلافت مین ممبر پر چڑہ گئے اور فرمانے لگے کہ اَیُّھَا النَّاس تین باتین رسول خدا کے زمانہ مین جاری تہین مین اونکو حرام کرتا ہون

اور تمکو خوف دلاتا ہون کہ اگر آئندہ کروگے سزا پاؤگے - ایک اونمین متعۃ النسأ ہے اور ایک متعۃ الحج اور ایک حی علیٰ خیر العمل عبارت قوشجی و تفتازانی یہہ ہے عُمَر صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ ثَلٰثٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اَنَا اَنْهیٰ عَنْهُنَّ وَاُحَرِّمُهُنَّ وَاُعَاقِبُ عَلَیْهِنَّ وَهِیَ مُتْعَةُ النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ الْحَجِّ وَحَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری کی عبارت مین حی علیٰ خیر العمل نہین ہے - باقی مضمون مطابق ہے - شاید ان کتابون کا ملنا متعذر ہو براہ عنایت صحیح مسلم کی کتاب الحج اور کتاب النکاح مین دیکھ لو - امتناع عمر کا پتہ حسب عبارت بالا لگ جائیگا ترجمہ اردو صحیح مسلم مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۵۲۸ سطر ۸ - پر یہہ عبارت لکھی ہے - احکام مین ہے کہ حی علیٰ خیر العمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اذان مین رائج تہا پہر حضرت عمر کے زمانہ مین موقوف کیا گیا اور بیہقی نے سُنن کبریٰ مین باسناد صحیح عبد اللہ ابن عمر سے روایت کیا کہ وہ کبھی کبھی اذان مین حی علیٰ خیر العمل کہتے تہے اور علی بن حسین سے روایت کیا کہ پہلے اذان یون ہی تہی جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا یہانتک مشہور ہوا ہے کہ سیوطی نے تاریخ الخلفأ مین درباب اولیات عمر اوسکا شمار کیا ہے - چنانچہ لکہا ہے کہ اَوَّلُ مَنْ حَرَّمَ الْمُتْعَةَ یعنے عمر وہ ہین کہ جنہون نے اول اول متعہ کو حرام کیا ہے - محمد ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ حضرت امیر فرمایا کرتے تہے - اگر عمر اپنی رائے سے متعہ کو حرام نکرتا تو اہل اسلام سے سوائے شقی کے کوئی شخص مرتکب بجرم زناکاری نہ ہوتا عبارت یہہ ہے عن علی

قَالَ لَوْلَا نَهْيُ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ مَا زَنٰى اِلَّا شَقِیٌّ ۔ اسیطرح نہایہ ابن اثیر مین
حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ متعہ امت محمدی مین ایک خدا کی رحمت تھا
اگر عمر اوسکو حرام کرکے مرتکب کو عقوبت سے نہ ڈراتا تو سوائے شقی الناس کے
کبھی کوئی زنا ہی نکرتا عبارت یہہ ہے مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رَحْمَةَ اللّٰهِ بِهَا
اُمَّتَهُ مُحَمَّدٌ لَوْلَا نَهْيُ عَنْهَا عُمَرُ مَا اَحْتَاجَ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَقِيٌّ ۔
تفسیر دُرِّ منثور مین بھی اسیطرح درج ہے جسکو ضرورت تحقیقات ہو دیکھ لیوے
بصورت مطابقت معتقد متعہ ہو کر مذہب امامیہ اختیار کرے ورنہ گرفتار
دام سنت رہے ۔

صحیح ترمذی مین ایک عجیب مضحک روایت درج ہوئی ہے لکھا ہے
کہ ایک شخص شامی نے عبد اللہ ابن عمر سے بمقدمہ حلت متعہ دریافت کیا
اونہون نے سیدھے ذہن سے جواب دیا کہ جائز ہے مرد شامی نے کہا کہ
آپ کے والد بزرگوار تو منع فرما گئے ہین ۔ ابن عمر نے جواب دیا کہ ہر گاہ
رسول اللہ نے اوسکو حلال و جاری کیا تھا تو اب مرد عاقل پر میرے باپ کی
پیروی جائز ہے یا رسول کی ۔ شامی نے کہا رسول کی ۔ اسکے بعد ترمذی
حدیث کی نسبت لکھتے ہین کہ یہہ حدیث باسناد حسن صحیح ہے ۔ عبارت
ترمذی بجنسہ نقل کرتا ہون ۔

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ
اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ
كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَمْرَ اَبِيْ يُتَّبَعُ

ام امر رسول الله فقال الرجل بل امر رسول الله - ایک شامی نے عبداللہ ابن عمر سے کہا کہ آپ متعہ کو جائز بتلاتے ہین اور جناب کے والد ماجد اوس سے منع کرتے تھے صاحبزادے نے جواب دیا کہ مسلمانون کو حکم رسول کا اتباع چاہئے نہ کہ میرے باپ کا -

فَقَالَ التِرمِذِی هٰذَا الحَدِیثُ حَسَنٌ صَحِیحٌ ۵ یحیی ابن اکثم قاضی بغداد نے شیخ مدینہ سے پوچھا کہ آپ متعہ کو کس دلیل سے حلال جانتے ہین شیخ موصوف نے جواب دیا کہ حضرت عمر کے بیان سے قاضی صاحب نے فرمایا کہ عمر کو تو منع متعہ مین انتہا درجہ کی شدت تہی - آپ اون کے بیان سے کیونکر فائدہ اوٹھا سکتے ہین - شیخ نے کہا اخبار صحیحہ و متواترہ سے ثابت ہوا ہے - کہ حضرت عمر نے فرمایا متعہ زن و متعہ حج رسول پاک کے زمانہ مین جائز و حلال تہے - مین اون کو حرام کرتا ہون - پس قول عمر سے حلت متعہ بزمانہ رسول ثابت ہوگئی - رہی حرمت اوسکا اتباع تابعان عمر پر واجب ہی نہ کہ غلامان رسول پر ابن اخطب نے جو کتاب مسطرف مین عبارت وہی ہے وہ یہہ ہے فَقَالَ الشَّیخُ اِنَّ الخَبَرَ الصَّحِیحَ عَنهُ قَالَ عَلَی المِنبَرِ اِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ اَحَلَّ لَکُمُ المُتعَتَانِ وَاِنِّی مُحَرِّمُهُمَا فَنَحنُ نَقبَلُ شَهَادَةً فِی تَحلِیلِهَا وَلَا نَقبَلُ تَحرِیمُهُمَا لِاَنَّ التَّحرِیمَ بِاِقرَارِهِ مِن عِندِ نَفسِهِ ۔ صحیح مسلم کی کتاب الحج مین لکھا ہے - کَانَ عُثمَانُ یَنهیٰ عَنِ المُتعَةِ وَعَلِیٌّ یَأمُرُ بِهَا یعنے عثمان متعہ سے لوگون کو روکتے تہے - اور علی المرتضیٰ اوسکے کرنے کی ہدایت فرماتے تہے -

مناظرین اہلسنت نے متعہ کے بحث مین بہت ٹھوکرین کہائی ہین - مگر چونکہ

اونکے علمائے سابقین بصراحت تمامتر اوسکے حالات درج کتب کرچکے ہین - لہذا بیچارونے
سوائے وہنا بایان جہانکنے اور فضول کوشش کرنے کی کوئی کار نمایان انجام پذیر نہوسکا
سرخیل مناظرین وگل سرسبد متکلمین اہلسنت جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی باوسکی
توجیہات مین تہوکر کہا کر اِس بے اختیاری سے منہ کے کہل گرے مین عجب نہین
کہ وہ چار دانتون کو صدمہ پہونچ گیا ہو - چونکہ عمر کا متعہ سے لوگون کو منانا اور اوسکے
ترک پر جبر و شدت دکہانا طرقِ متعددہ و اقوالِ مختلفہ سے درجِ کتب ہوکر ندامت دہ
سنیان و تقویت بخش شیعیان ہوچکا ہے - لہذا شاہ صاحب سے اوسکا انکار تو
نہوسکا مگر معنی بنانے عقل آرائی کی - تحفہ مین جو حضور ممدوح نے باب دہم مسمےٰ بہ
ردِ مطاعن لکہا ہے - اوسمین عمر کے گیارہوین طعن کا ایک موقعہ پر یہہ جواب دیا ہے
(وانچہ از عمر نقل کردہ اند) انا انہیٰ عنہما سنیش ہمین است کہ نہی من در
دلہائے شما تاثیر بسیار دارد - زیرا کہ خلیفۂ وقتم و در امور دینی تشددِ من معلوم است
نباید کہ درین امر تساہل ورزید) اِس عبارت سے آگے پہر فاصلۂ قلیل پر لکہتے ہین
کہ فساق و عوام الناس نہی قرآنی و احکام حدیث را چہ بخاطر می آرند - اینجا احکام سلطانی
میباید (اہلِ نظر غور فرمائین کہ جناب عمر کے پاک و صاف بیان پر کہ مین تمکو منع
کرتا ہون اور مین ہی اوسکو حرام کرتا ہون - شاہ صاحب نے کیا خوب حاشیہ
چڑہایا ہے کہ نہی من در دلہائے شما تاثیر بسیار دارد - یہہ کلام بزبان
حال بول رہا ہے کہ اے عاملانِ متعہ تمکو خدا و رسول کے احکام کی پابندی نہین
بلکہ میرے رعب و خوف سے اتباع شریعت کرتے ہو - معلوم ہوا کہ جناب رسالتمآب
علیہ الصلوٰۃ جنکو بشیر و نذیر یعنے بشارت دینے والا) از نعمت ہائے جنت (اور

ڈرانے والا (از عقوبت دوزخ) کہا گیا ہے - نفاذ شریعت مین پوری کوشش نکرتے تہے - اور نیز چندان بارعب بہی نہ تھے - اگر آنحضرت منع متعہ مین تامل فرما گئے تو بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ایسے مسئلہ کے اجراء مین جسکو تعبیر زنا کیا جاتا ہے آپنے کیون سختی نفرمائی - بہرحال آنحضرت سے تو سیاست مدنی وتعزیرات شرعی بہی تعلق رکہتی تہی - جسکو جناب شاہصاحب نے مخصوص بعمر کیا - کہ اجرائے احکام سلطانی می باید - گو کہ آپ کے اختیارات مثل عمر وسیع نہ تہے - مگر دو چار کوڑے لگا دینے کا تو بہرحال اختیار رکہتے تھے - حسب مذاق اہلسنت خدا سے بڑی چوک ہوئی عمر کو نبی بنا دینا تہا - تاکہ اجرائے حدود پورے طور پر ہوتا - سوائے ازین صحابہ پر الزام شہوت پرستی وفسق وفجور لازم آتا ہے - نبی کہہ رہے ہین کہ متعہ حرام کیا گیا اور چوری چھپے سے برابر ہم نشین نبی اسکے کئے جاتے ہین - اور احکام قرآن وحدیث کو خاطر مین نہین لاتے - دیکھو شاہصاحب کا یہ فقرہ کہ فساق وعوام الناس نہی قرآنی واحکام حدیث را بخاطر نمی آرند - پس معلوم ہوا کہ اصحاب محمدی فاسق تہے - اور قرآن وحدیث کو نمانتے تھے - اور رسالتماب کو اجرائے احکام شرع مین چندان اہتمام وانہماک نہ تہا - کیونکہ بیان عمر سے ثابت ہوتا ہے - کہ من خلیفۂ وقتم و در امور دینی تشدد من معلوم شما است - اردو مین یہہ مضمون اسطرح بولا جائیگا کہ وہ زمانہ گذر گیا جسمین خلیل خان فاختہ اڑاتے تھے اب ذرا دیکہہ بہال کے کام کرنا چاہئے یعنے اے صحابۂ فساق رسول کا وقت تمام ہو چکا جسمین تم احکام خدا کو پس پشت ڈالکر رنڈی بازیان کرتے تہے - اور وہ بوجہہ غفلت یا نرم مزاجی کے تمکو سختی سے نروکتے تہے اب حضور انجناب رونق افزائے

تحت خلافت ہین اور ہمکو امر دین ہین میر اتفقہ معلوم ہے - اگر حسب شنید و آمد
کسیفے متعہ کا نام ہی لیا تو بارے کوڑون گے کہال اوڑا دون گا - خیر بھلا
رسول تو ضعیف العقل و رکیک الرائے تھے اونکی شانِ نبوت تو اسی مقام سے
ظاہر ہو سکتی ہے کہ چند موقعہ پر عمر کی رائے بقول مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
مقبول باری ہوئی اور آنحضرت کی رد ہوگئی - مگر غضب یہہ ہوا جاتا ہے کہ
آنحضرت کے ساتھہ جناب ابوبکر بھی ملزم بغفلت و عدم کوشش قرار پاتے ہین
کیونکہ اگر وہ لوگون کو زنا سے روک سکتے - تو حضرت عمر کو اپنے وقت مین اتنی تاکید شاقی
سر گرمی جاری کرنے کی ضرورت نہ پڑتی - پس معلوم ہوا کہ از ابتداء منع متعہ
تا وفاتِ رسول و تمام زمانہ خلافت ابوبکر و اوایل خلافت حضرتِ دوم
فساق صحابہ برابر مشتاقِ زناکاری رہے - حقیقت مین اگر حضرت عمر نہ سنبہالتے
تو دین نبوی بالکل ڈوب جاتا - شاہصاحب فرماتے ہین کہ (احکام سلطانی
می باید) جناب ابوبکر سے تو تمام عرب کی سلطنت متعلق تہی اور بفضلہ
وہ اجرائے احکام الہی مین پوری کوشش کرتے تہے - مالک بن نویرہ کو
باشتباہ ردت مار ڈالا - مرتدین کا قلع و قمع کر دیا - مدعیان نبوت کو نیست
و نابود بنا دیا - خاندان نبوت کو تباہ و برباد کیا - اور زناکار اصحابون کا
بال بیکا نہ کر سکے - کیا حضرت ابوبکر کو کبھی یہہ خبر نہ پہونچی تہی کہ اونکے فاسق
بہائی رنڈی بازی سے گہرون کو تباہ و برباد کر رہے ہین ضرور ہے کہ صحابہ کا
زنا کرنا اونہون نے سنا ہوگا - مگر چونکہ نرم طبیعت تھے اور امور دینی مین
شدت محض بذاتِ عمر تہے لہذا چپ ہو رہے - سبحان اللہ و الحق تعالیٰ علواً کبیرا

حق ہی کیا خیر ہے کتنا ہی چھپاؤ کیسا ہی چاند پر خاک ڈالو مگر ممکن نہین کہ اوسکے وقار مین فرق آجائے دیکھیے کجا شاہ عبد العزیز دہلوی سا فاضلِ اجل اور کہان یہہ جاہلِ اجہل ۔ مگر چونکہ کوئی کلمہ خلاف حق نہین کہا لہذا ممکن نہین کہ میرے خیالات کو رد کرکے کوئی سُنی شاہصاحب سے اتفاق رائے ظاہر کر سکے ۔ بخدا جسوقت عقلائے اہلسنت شاہصاحب کے اقرار پر جو کہ منع عمر کی نسبت اونہون نے کرکے پہر اوسکا جواب دیا ہے نظر ڈالینگے امید تو یہہ ہی کہ غرقِ دریائے عرق ہوجائینگے ۔ کیونکہ خدام شاہصاحب نے صاف طور پر تسلیم کرلیا کہ عمر کی زبان سے ضرور یہہ الفاظ صادر ہوئے کہ مین تمکو متعہ سے منع کرتا ہون اور لفظ (من) کے جو اونہون نے معنی بتلائے ہین وہ بسبب توجیہ بالا کسیطرح قابل قبول نہین ہوسکتی ۔

ناظرین آپنے دیکھا کہ سرآمد افاضلِ اہلسنت ہوکر کیسا شکستہ کمر ہوا ۔ اب ایک اور عالم اہلسنت کا چوپٹ کرنا آپ حضرات کو دکہاتا ہون ۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانئ مدرسہ دیوبند مولف ہدیۃ الشیعہ جنکو اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین اور جوکہ بجرم تبدیل معانی قرآن حسب فتاوئ چند علمائے سُنیہ مشتبہ بہ تحفۃ الاثنا عشریہ کا ذمصحف قرار پاچکے ہین ۔ ہدیۃ الشیعہ مین باین عنوان رقمطراز ہوئے ہین (یہہ بہی اہل فہم پر واضح ہوگیا کہ اونکے زمانہ مین اونکے ہاتون سے جو کچھ دین کے مقدمہ مین ظہور مین آیا ۔ اور اوسنے رواج پایا ۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ کو فدک نہ دینا اور حضرت عمر کا متعہ کو منع کرنا اور تراویح کی تاکید اور حضرت عثمان کا جمعہ مین ایک اذان کا بڑہانا ۔ وہ سب جملہ دینِ پسندیدہ مصداق اُرْتَضیٰ لَھُمْ ہے علیٰ ہذا القیاس جس مسئلہ پر انکے زمانہ مین انکی وجہ سے اجماع ہوگیا وہ لاریب حق

دصواب ہی اوس سے جو منحرف ہے وہ دین پسندیدہ خداوندی سے منحرف ہی۔ اور جو اسکا
منکر ہے وہ حق کا منکر ہے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کہولے | جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ان حضرت نے تو سوائے اتمتاع متعہ اور ونکے ہی گڑے ہوئے کو ٹلے اوکہاڑ دیئے۔ خدارا انصاف فرمانا چاہئے کہ اگر عدم جریان وراثت انبیا پر کوئی آیت یا حدیث تہی اور حرمتِ متعہ کیلئے آیت نازل ہوکر اشتہار پا چکے تہے۔ اور تراویح کو بہ جماعت حسب قواعد مروجہ حال آنحضرت نے پڑہا تہا۔ تو شیخین اونکے موجد و مروّج کیون کہے جاتے ہین۔ اجماع یا اجتہاد اوسی مسئلہ مین جائز ہے جسکیلئے کوئی نص صریح موجود نہو۔ اور جبکہ وراثت کے متعلق اَنَا مَعَاشِرُ الاَنبِیَاءِ لَانَرِثُ وَلَانُورِثُ آنحضرت کے زبان مبارک سے جاری ہو چکا تہا۔ اور حرمت متعہ کی آیت بہی نازل ہو چکی تہی اور تراویح بہی حسب معمول اہلسنت آنحضرت نے پڑہی تہی تو خلفاء نے اسمین کیا کار نمایان کیا جس سے اونکی کارروائیون کو اِذ نقضنے لکھنم سمہا جاوے۔ یہہ تو صاف تحصیل حاصل ہے۔ ہان یہہ کہنا چاہئے کہ جس مسئلہ پر آپکے زمانہ مین انکے رعب داب و شوکت و سطوت سے اجماع ہوگیا۔ وہ منجملہ دین پسندیدہ وِاذ نقضنے لہم سمہا گیا خلفاء نے خاندانِ نبوت پر افتتاح باب ظلم کیا۔ اونکے پیچہے جو تخت نشین ہوا سنتِ شیخین سمجہکر بنی فاطمہ کے ساتھ خونخوار حرکتون سے پیش آتا رہا۔ چنانچہ عبداللہ ابن عمر کے جواب مین یزید نے ایک خط لکہا ہے جسکا ماحصل یہہ ہے کہ اے ابن عمر تیرے باپ نے اہلبیت کے ساتھ ابتدا ظلم کی۔ اوسیکا اتباع ہمنے کیا نہ وہ ظالم اوّل ہوتا اور نہ ہم اوسکی خاتمعامی سے دوسرے نمبر کے ظالمون مین شمار ہوتے مولوی محمد قاسم صاحب کا بیان ظاہر کرتا ہی

کہ منع متعہ و میراث و تراویح وغیرہ پر خلفاء ثلاثہ کے زمانہ مین اجماع ہوکر داخل دین پسندیدہ ہوگیا۔ پس ایسے اختراعات و بدعات کو وہی گروہ حسب مرضی خدا و رسول اعتقاد کر سکتا ہے جو کہ ثلاثہ و امثالہم کی خلافت کا جائز و صحیح طور پر منعقد ہونا باور کرتا ہو۔ جو فرقہ کہ اونکو منافق و مخرب دین و مشرک و بدعتی و عدوئے خاندان نبوت جانتا ہے وہ اونکی تجویزونکو کیونکر مان سکتا ہے۔ یاد رکھو جسکو اپنے گھر مین عزت نہین وہ باہر کچھہ وقعت نہین پا سکتا۔ صحیح ترمذی کی کتاب الحج سے پہلے نقل کرچکا ہون کہ جناب عبد اللہ ابن عمر نے حلت متعہ پر فتوی دیا۔ ایک شخص نے جو کہ شام کا رہنے والا تھا فتوی کو دیکھکر کہا کہ آپ کے باپ اوسکو حرام کرچکے ہین جناب کسطرح مفتی بہ حلت ہوتے ہین۔ ابن عمر نے جواب دیا أَمْرَ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم یعنے مسلمانون کو حکم رسول کی پیروی کرنی چاہئے۔ یا میرے باپ کے حکم کی سُبحانَ اللّٰہ باپ بیٹے مین یہہ دہول جوتی چل رہی ہے ایک بحکم خدا و رسول متعہ کو حلال جانتا ہے اور دوسرا اپنے اجلاس سے اوسکو حرام کرتا ہے۔ جبکہ حضرت عمر اپنے پور فیشعور کے نزدیک مسئلہ متعہ مین ناقابل اتباع سمجھے گئے تو ہم غیر و نیر اوسکا اثر کیونکر پڑ سکتا ہے۔ مولیان جناب عمر پہلے باپ بیٹے مین صلح کرا وین پہر متعہ کی حلت و حرمت مین کلام کرین۔ چونکہ حضرات سنیہ نے صحابہ کی شان بڑہانے اور اونکی سیرت پر عمل کرنے کی غرض سے حدیث أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ کو یعنے آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے اصحاب مثل نجوم درخشندہ و کواکب تابندہ ہین اون کے ساتھہ اقتدا کرو۔ تا کہ تمکو ہدایت ملے درج صحاح و غیر صحاح فرماکر اوسکی صحت و تواتر مین انتہا درجہ کا زور دے رکہا ہے۔ لہذا ہم اس مسئلہ متعہ مین اقتدا و پیروی پیغمبر

صحابہ رسول کرکے اہلسنت سے اپنی ہدایت یاب ہونے کا اون کے اصول ومسلمات کے موافق سارٹیفکٹ مانگ کر اون صحابہ قائلین متعہ کا نام دکھائے دیتے ہین - جنکی روایات بحوالۂ تفاسیر وصحیحین ودیگر کتب معتمدہ پیش کرچکے ہین حضرت امیر[1] وجناب عباس[2] وعبد اللہ ابن مسعود[3] وابی بن کعب[4] وجابر[5] انصاری وابی سعید[6] خدری وسلمہ[7] بن اکوع وعبد اللہ[8] ابن عمر خلیفہ زادہ وعمران[9] بن حصین وغیرہ وغیرہ پس جبکہ صحابہ کی اسقدر جم غفیر متعہ کو حلال جانتے تھے اور وہ در حقیقت حسب مزعوم اہلسنت فحش وزناہی تو جہان یہہ لوگ بجرم اعتقاد حلت بھیجے جائینگے وہین ہم بہی چلے جائینگے - ذی علم ووسیع النظر مخاطب نے یہہ اعتراض بڑے زور سے کیا کہ اگر متعہ حرام نہ ہوتا تو آئمہ اہلبیتؑ ضرور کرتے - شیعہ بتائین تو سہی کہ حضرت امیرؑ وامام حسنؑ وغیرہ آئمہ علیہ السلام کی ممتوعہ کون کون عورت تہی - اس کلام سے جہلاء اہلسنت خوش ہوسکتے ہین کہ ہمارا مذہبی فاضل کمال درجہکی وسعت نظری رکہتا ہے اپنی کتابین توگہر کی کہتی ہین شیعون کی کتب پر بہی یہانتک عبور ہے کہ امامیہ سے اونہین کی کتابون کا ثبوت مانگا گیا ہے - مین اہلسنت کی کئی درجن کتابون سے مقدمہ متعہ کو ثابت کرکے مخاطب اور اونکے ہمخیالونکو نیچا دکہا چکا ہون اب کتب شیعہ سے اوسکو ثابت کرکے سوائے حضرت امیرؑ کے انشاء اللہ جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا متعہ کرنا دکہا دونگا ضرور ہے کہ بعد معائنہ ثبوت مجیب اور اونکے ہمخیال سردرگریبان ہوکر کسی شیعہ سے چار چشم نہون گے +

## ثبوت متعہ از کتب شیعہ

تفسیر عیاشی۔ (۱) قَالَ جَابِرُ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلعم اَنَّھُمْ غَزُوْا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاَحَلَّ لَھُمْ الْمُتْعَۃَ وَ لَمْ یُحَرِّمْھَا جابر کہتے ہین کہ ہم آنحضرت کے ساتھ مصروف جہاد تھے کہ آپ نے متعہ کو حلال فرمایا اور زان بعد حرام نفرمایا۔

کتاب استبصار و وسایل مین ہے۔ (۲) عَلِیٌّ یَقُوْلُ لَوْلَا مَا سَبَقَنِیْ بِہٖ بَنِی الْخَطَّابِ مَا زَنٰی اِلَّا شَقِیٌّ۔ خلاصہ یہہ کہ حضرت امیر فرماتے تہے۔ اگر عمر متعہ کو حرام نکرتا تو سوائے شقی کے کوئی مسلمان مرتکب بہ حرام کاری نہوتا۔

## رسالتمآب کا متعہ کرنا

عطاء مکی نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ سورۂ تحریم مین وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ الخ جو واقع ہوا ہے۔ اِسکو تصریح فرمایا جاوے کہ وہ کیا بہید تہا جسکو آنحضرت نے سپرد ازواج فرمایا اور اوسکے افشا ہونے سے بحدسے ملول خاطر ہوئے کہ خدا کو دلداری کرنے کی ضرورت پڑی اور امہات المومنین کو معتوب فرمایا آپنے فرمایا کہ پیغمبر صلعم نے ایک آزاد عورت سے متعہ کیا تہا حضرت کی ایک بیوی نے اوسکو محمول بفواحش کیا آپنے فرمایا کہ کوئی فعل ناقص نہین بلکہ نکاح موجل ہے۔ جب تک کہ ہم عام طور پر اسکو شایع نکرین۔ آپ امین راز ہو کر دلمین رکہین۔ اوس کم ظرف سے کتمان راز نہو سکا فاش کر بیٹہی عبارت یہہ ہے۔
فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ تَزَوَّجَ بِحُرَّۃٍ مُتْعَۃً فَاطَّلَعَ عَلَیْہِ بَعْضُ

بِنِسَائِہٖ فَاتَّہَمَہٗ بِالْفَاحِشَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّہَا لِیْ حَلَالٌ اِنَّہٗ نِکَاحٌ بِاَجَلٍ فَاکْتُمْہُ فَاطَّلَعَتْ عَلَیْہِ بَعْضُ بِنِسَائِہٖ ۔*

## ثبوتِ متعہ حضرت امیرؑ

ابن بابویہ قمی نے کتاب وسائل مین لکھا ہے ۔ اِنَّ عَلِیًّا نَکَحَ اَمْرَأَۃً بِالْکُوْفَۃِ عَنْ بَنِیْ نَہْشَلٍ مُتْعَۃً یعنے حضرت علی نے کوفہ مین ایک عورت سے متعہ کیا جو کہ قبیلۂ بنی نہشل سے تہی ۔

## ابوبکر کی بیٹی کا متعہ کرنا

کتاب وسایل مین شعبہ بن مسلم سے مروی ہے قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ فَسَئَلْنَاھَا عَنِ الْمُتْعَۃِ فَقَالَتْ فَعَلْنَاھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ شعبہ نے اسماء دختر ابوبکر سے درباب حلت متعہ دریافت کیا ۔ اونہون نے جوابدیا کہ عہد رسول اللہ مین مینے خود متعہ کیا تہا بی بی اسماء حضرت عائشہ کی بہن تہین ۔ اونہون نے حضرت زبیر سے جو کہ داخل عشرہ مبشرہ مین متعہ کیا تہا اور عبداللہ ابن زبیر انہین کے شکم مبارک سے بصیغہ متعہ پیدا ہوئے تہے ۔

## نتیجہ

بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ صحاح و تفاسیر متعددہ و دیگر کتب سنیہ و شیعہ کی

عبارات نقل کرنے سے یہہ فائدہ مترتب ہوا کہ متعہ بموجب آیہ وافی ہدایہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ اِلیٰ آخِرِہٖ جائز و حلال تہا۔ اور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کو حکم دیا اور وہ بزرگوار اقل مقدار مہر یعنے مشت خرما پر متعہ کرتے رہے اور ابن مسعود و ابن عباس کے نزدیک جملۂ اِلیٰ اَجَلٍ مُسَمًّی شامل متعہ تہا اور اوسکے نسخ مین کوئی آیت نازل نہین ہوئی۔ عہد رسالتمآب و تاحیات ابوبکر بلکہ اوائل خلافت عمر تک لوگ متعہ کرتے رہے۔ علی اوسکا فتوی دیتے تہے اور عثمان باتباع قول عمر منع فرماتے تہے بلکہ علی و عباس منع متعہ کو مسلمانون کے لئے منبع وبائی زناکاری جانتے تہے اور عبد اللہ ابن عمر اس بادہ مین اپنے والد بزرگوار کے قول کو واجب العمل نہ سمجہتے تہے۔ خود رسول پاک علی المرتضے نے متعہ کیا اور اسماء بنت ابوبکر خواہر عائشہ نے بہی بنظر ثواب اوس پر عمل فرمایا اہلسنت اور حضرت مخاطب دلملین غور فرمائین کہ ثبوت پیش کردہ حقیر کا وہ کیا رد فرما سکتے ہین۔ ایا ہی کہ جسکو شاہصاحب نے لکہا ہے (کہ ہی سن در دلہا ئے شما تاثیر بسیار دارد زیرا کہ خلیفہ وقتم یا کچہہ اور شاہصاحب کے بیان سے تو شاید اہلسنت کی بہی بوجہ اتم تسکین خاطر نہو سکے گی۔ کیونکہ وہ جواب ہم سالہ جو انکو شاہصاحب پر قہقہہ دلانیوالا ہے۔ براہ عنایت کوئی معقول جواب دین ورنہ وہ تمامتر الفاظ ناشایستہ جنکو مخاطب نے اپنے کیسہ سے نکالکر ہمارے نذر کئے تہے۔ بمفواے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ شیعہ کی جانب سے حضرت عمر کی خدمت مین پیش فرمادین۔ ابتداء امتناع سے مسلمانونمین جسقدر زنا واقع ہوئے۔ اور آیندہ تاختم دنیا جو کچہہ ہون گے اُن سب کا

ثواب حضرت عمر کے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا - نہ وہ اپنی رائے سے جائز و
حلال چیز کو حرام فرماتے - نہ رنڈیان چکلہ مین بیٹھکر شریفون کی جائدادین لیکر اونکو
یقین کیا جاتا ہے کہ تمامتر حرامی مسلمان بروز قیامت حضرت عمر کا دامن دو دست
سنبھالے ہوئے طَرّاً قُوّا طَرّاً قُوّا کہکر جبار کے سامنے پیش ہون گے واللہ
اگر مخاطب ذی وجاہت و سرخیل ارباب فصاحت ہمارے مقابلہ مین سخت و
درشت الفاظ و قفِ زبان خامہ نفرماتے تو ہم کبھی سچّے واقعات ندامت
افزائے سُنیہ زبانِ قلم پر نہ لاتے - اگر تمام اہلسنت بالاتفاق متعہ کو حرام
بتاتے تب بہی مخاطب کو لازم نہ تھا کہ ہمارے جائز و مباح مسئلہ پر بالفاظ بیہودہ
و ناشایستہ اعتراض کرتے - اہلسنت کا یہہ ہی دعوی ہے کہ ابتدا اسلام مین
متعہ حلال تھا مگر بعد مین منسوخ ہوگیا - مین یہہ پوچھتا ہون کہ اگر فی الواقع اور درحقیقت
متعہ کوئی بُری اور کاٹ کہانیوالی چیز ہے توخدا اور رسول نے اوسکو کیون جائز
فرمایا تھا - امام فخر رازی و نیشاپوری اپنی اپنی تفاسیر مین لکھتے ہین وَاتَّفَقُو
عَلٰی اَنَّھَا کَانَتْ مُبَاحَۃً فِی صَدْرِ الْاِسْلَامِ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاخْتَلَفُو
فِی اَنَّھَا ھَلْ نُسِخَتْ اَمْ لَا فَذَھَبَتِ السَّوَادُ الْاَعْظَمُ مِنَ الْاُمَّۃِ
اَنَّھَا صَارَتْ مَنْسُوْخَۃً وَقَالَ السَّوَادُ مِنْھُمْ اِنَّھَا بَقِیَتْ
مُبَاحَۃً کَمَا کَانَتْ ھٰذَا یَقُوْلُ مَرْوِیٌّ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ
بْنُ الْحُصَیْنِ - خلاصہ کلام یہہ ہے کہ باتفاق امت شروع اسلام مین متعہ
حلال تھا مگر اسمین اختلاف ہی کہ حکم متعہ منسوخ ہوا یا نہین - اسلام کے سواد اعظم کا
یہہ قول ہے کہ منسوخ ہوگیا اور سواد دوم کہتا ہے کہ منسوخ نہین ہوا - بلکہ اُسکا حکم

باقی ہے - اور بقائی متعہ پر ابن عباس و عمران بن الحصین جمی ہوئے ہین -
فتح الباری نے شرح بخاری مین لکہا ہے قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ اَنَّ اَہْلَ یَمَنَ
وَمَکَّۃَ یَرَوْنَ الْمُتْعَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - ابن بطال لکھتے ہین کہ
اہل مکہ و یمن تحلیل متعہ کو ابن عباس سے روایت کرتے تہے شرح مشکوۃ مین
لکہا ہے کہ ابن عباس مرتے مر گئے مگر نسخ متعہ کے قایل نہوئے جسطرح
رسول کے زمانہ مین کرتے تہے اوسیطرح اوسکے استمرار پر قایم رہے عبارت یہہ ہے
فَقَدْ ثَبَتَ اِنَّہٗ مُسْتَمِرُّ الْقَوْلِ عَلٰی جَوَازِہَا مقام غور و تامل ہے کہ علمائے
اہلسنت قایل ہین کہ صدر اسلام مین متعہ جایز تہا مگر بعد مین درباب نسخ و بقا اختلاف
ہوا - ابن عباس تا وفات اوسکو جایز سمجہا کئے اور اہل مکہ و یمن اوسکے مباح و
حلال ہونیکی روایتین ابن عباس سے نقل کرتے رہے - ابن عباس صنادید مفسرین
مین معدود ہین وہ تو متعہ کو حلال مستمر سمجہین اور اہلسنت اوسکو رنڈی بازی
و زناکاری بتاتے ہین - پس نتیجہ یہ نکلا کہ اہل اسلام مین ایک وقت اونکے نبی نے
رنڈی بازی و زناکاری کو جایز کر دیا تہا - مگر بعد مین ایک ایسے مبہم طریق سے اوسکو
حرام کیا کہ خود اونکے تابعین مین اختلاف پیدا ہو گیا - ایک گروہ جایز سمجہا او
دوسرا ناجایز - خاص مکہ کے آدمی بقولے جو کفر از مکہ برخیزد کجا ماند مسلمانی -
اوسکو حلال سمجہا کئے - طرہ بران یہہ ہوا کہ ایک شریف مزاج صحابی نے جب
اوسکو بتاکید شدید بند کرنا چاہا تو ایسے کاواک و پیچ بیان سے اوسکا
اظہار کیا کہ جسنے اور شبہہ ڈالدیا - کیونکہ اوسنے اَنَا اُحَرِّمُہُمَا کہکر
حرمت کو اپنی ذات سے منسوب فرمایا - جو لوگ کہ ان حضرت کو جایز جانتے

اونہون نے اوسپر عمل کیا اور جن مسلمانون کے نزدیک وہ حضرت کاذب و غادر
وخائن وغیرہ تہے اونہون نے اوس کلام کی بقدر پرپشہ قدر نکی - بلکہ گوز شتر
سمجہتے رہے کاش خلیفہ صاحب اسطرح فرماتے کہ اے مسلمانون ہرچند کہ رسولِ
پاک اس فعل ناپاک کو حرام کر چکے ہین - مگر چونکہ تمہارے طبائع مین میرا خوف
خدا اور رسول کے خوف سے زیادہ اثر کئے ہوئے ہے - لہذا مین اوسکو حرام
کرتا ہون - اگر خلیفہ فصیح البیان کی زبان سے ایسے الفاظ آویزہ گوش سامعین ہوتے
تو غالبًا یہہ گڑبڑی نہ پڑتی - شاہصاحب نے تحفہ مین ایک بڑی طولانی عبارت سے
متعہ کی خرابیان ظاہر فرمائی ہین - جسکا اونکو جواب معقول جلد دوم ضربت حیدریہ
صفحہ (۶) پر طابق النعل بالنعل ہو چکا ہے - اصل عبارت تحفہ او راوسکے
تمامتر جوابون کو نقل کرنے سے خوف طوالت تہا - لہذا بنظر ایجاز و اختصار صرف
تحفہ کا حملۂ اوّل جو کہ باثباتِ شناعتِ متعہ اونکے قلم سے وقف کاغذ ہوا ہے
دکہانا چاہتا ہون - وہو ہذا (اگر عاقلے دراصل متعہ تامل کند بداند کہ درین عقد
فاسد چہ مفسدہا است کہ ہمہ آن منافی شرع و مضاد حکم الہی است - ازانجملہ تضیع
اولاد و اہلاک معنوی شان زیرا کہ چون اولاد این شخص (یعنے متعہ کنندہ) در ہر
شہر و ہر دہ منتشر شدہ و نزدیک این شخص نماند - لابد رسیدن این بہ ترتیب و تدبیر
آنہا ممکن نشدہ و مثل اولاد الزنا بے ترتیب برخاستہ شد الی آخرہ) پہلی کتب اہلسنت
سے ثابت کیا گیا ہے کہ حکم متعہ منزل من اللہ ہو کر دفتر رسالت سے نفاذ پذیر ہوا
اور اصحاب رسول نے اوسپر عمل کیا - اور عبداللہ ابن عباس تادم حیات
خلایق کو ہدایت بمتعہ فرماتے رہے - پس حضراتِ اہلسنت غور فرمائین کہ

اگر بقول شاہصاحب اصل متعہ باعث مفاسد تھا اور اوس فعل مفسد پر عمل کرنیسے
تضیع اولاد لازم آتی ہے۔ اور اوسکی ترتیب مثل اولاد زنا محتمل ہے تو خود خدا اور
رسول پاک نے اوسکو کیون جایز فرمایا۔ اور اگر خدا اور رسول سے معاذ اللہ
حسب مذاقِ اہلسنت یہہ بات خلاف عقل وقوع پذیر ہوئی تھی۔ تو حضرت عمر
وابوبکر یا دیگر عقلاء صحابہ نے آنحضرت کو کیون نہ سمجھایا۔ کہ خدا تو ویسے ہی کچھ سمجھے
بوجھے جو چاہتا ہے حکم دے دیتا ہے۔ آپ تو تجربہ کار ہین طرز دنیاوی
اور معاشرت دینیہ پر نظر کیجیئے۔ اول تو عقد متعہ خود مفسد ہے اور ثانیاً بنے مفاسد
گوناگون آپ ابہی اسکو شایع نفرمایئے ورنہ ہزار ہا بچے مثل اولاد زنا ترتیب
پا جاینگے۔ اور صحابہ کے منہ کو ایسا شیرہ لگ جائیگا کہ اوسکے مزہ دار ذایقہ او چاٹکو
نہ بہولینگے۔ اگر منسوخ بہی ہوگیا تو برابر چوری چہپے سے کئے جاینگے۔ اور مجبہ حقیر
عمر کو اپنے زمانہ خلافت مین تجدی اوسکے امتناع پر کوشش کرنی پڑیگی۔ کہ ناچار
اوسکی حرمت کو اپنی ذات سے منسوب کرکے صحابہ زناکارو فساق و فجار کو روکونگا
کیونکہ میرے رعب سلطنت وداب خلافت کے سامنے نہ آپکی کچھہ حقیقت ہی اور
نہ ایسے بے سرو پا حکم دینے والے خدا کی۔ سبحان اللہ حضرت عمر کی تناظر سے اہلسنت کا
جلیل القدر فاضل ایسا ہیگا کہ شریعت پاک کے پلیٹ دینے اور خدا و رسول کے احمق
بیان کرنے پر دوہرے تنگے سے کمر باندہ بیٹھا دیکھو شاہصاحب کا یہہ فقرہ جس سے
حماقت خدا و رسول لازم آتی ہے اگر عاقلے در اصل متعہ تامل کند بداند کہ درین عقد
چہ مفسد ہا است افسوس ہے کہ خدا نے حکم متعہ مین عقل سے کام نلیا اور خاک تامل
نکیا۔ اگر تہوڑا سا فکر و غور کر لیتا تو صحابہ رسول عادی بزناکاری ہوکر اوس سیاست

سلطانی کے محتاج نہوتے جبکا وقوع عمر کی خوفناک کچہری سے ہوا حقیر نے معاملہ متعہ مین دو باتین کتب معتبرہ اہلسنت سے دکہائی ہین اوّل یہہ کہ متعہ اہلِ اسلام کیلئے دوامًا جائز و حلال ہے اور کوئی حکم منسوخی کا نہین آیا - دوم یہ کہ ابتدائے زمانۂ اسلام مین جایز ہوا اور پہر بحکم عمر حرام ہوگیا - ہر دو امور مصرحہ بالا کا ثبوت صحاح و تفاسیر اہلسنت سے محققانہ و منصفانہ طریقہ سے دیا گیا - مگر چونکہ وہ تمام کتب عربی مین شاید کسی کو اون کا دیکہنا متعذر ہو - لہذا ایک فارسی زبان کے کتاب کے حوالہ سے ثابت کرتا ہون کہ متعہ ایک وقت مین حلال تہا اور پہر حرام ہوگیا - جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی شارح مشکوٰۃ شریف کتاب مستطاب مدارج النبوۃ مین باین عبارت رقمزن ہوئے ہین (کہ متعہ مباح بود در اسلام تا غزوہ خیبر پس حرام گردانیدہ شد در فتح مکہ) محدثِ موصوف کے کلام بالا کو فاضل رشید نے شوکت عمریہ مین ان لفظونکے ساتہہ تسلیم کیا ہے (کہ از کلام شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ ثبوت متعہ در بعضے اوقات سید الانس و الجان ظاہر میشود و آن مسلم است) مقام غور ہے جبکہ متعہ حسب تسلیم اکابر سنیہ آنحضرت کے زمانہ کرامت نشانہ مین جائز و مباح و حلال تہا) و لو فی بعض الاوقات تو اوسکو عقد فاسد بلکہ بنیع خبایث و مفاسد کہنا شریعت کے سامنے توپ لگا دینا ہے اور خدا و رسول کو نافہم و بے عقل بنا دینا ہے سوائے علمائے اہلسنت اور کسی مسلمان کا یہہ دل گردہ نہین معلوم ہوتا کہ احکام خدا و رسول کے باین بے احتیاطی توہین و تذلیل کرے - ع ادب شناس نئی ؟ طہر انحق اینجا است + اچہا مین تہوڑی دیر کے لئے فرض کئے لیتا ہون کہ متعہ منسوخ

ہو گیا تھا - تو اس سے یہہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ اسوقت اوسپر عمل کرنا جائز و حلال
نہین ہے یہ نہ کہا جائیگا کہ نفس الامر مین فعل متعہ قابل قدح ہے - دیکھو توریت
و اناجیل مقدسہ و جمیع صحائف آسمانی سب منسوخ ہو چکے ہین مگر کوئی مسلمان پناہ
بخدا اون کی تحقیر نہین کر سکتا - اور نہ کہہ سکتا ہے کہ اون کے احکام ایسے
تھے جن سے قباحت و شناعت لازم آئے - دور کیون گئے آیات و احادیث کو
دیکھو تو صدہا ایسے ہین جو منسوخ ہو چکی ہین - مگر زیب قرآن چلے آتے ہین کوئی مسلمان
ذلت و خواری کی نظر سے نہ اونہین دیکھتا ہے اور نہ تلاوت کرتا ہے اور نہ اون
آیات منسوخ شدہ کو سرچشمہ فساد جانتا ہے - پس امر جائز و مباح کو محض بخیال
نسخ جسکا ناسخ سوائے قول عمر (انا احرمھما) قرآن پاک کا کوئی فقرہ نہین
ہے - عقد مفسد یا باعث مفاسد گوناگون کہنا مخالفان اسلام کو شریعت محمدی پر
قہقہہ اوڑانے کے لئے ٹھوکر یا رکر اوٹھا دینا ہے - اگر کوئی منکر اسلام اعتراض
کرے کہ محمد صلعم نے ایک مدت خاص تک اپنے تابعین کو ایسے فعل کی اجازت
دی جسکو اون کے مذہب کے علماؤ نے باین الفاظ یاد کیا (اگر عاقلے دراصل
متعہ تامل کند بداند کہ درین عقد مفسد چہ مفسد ہاست) نہ معلوم حضرات
اہلسنت کیا جواب دینگے - حضرت مخاطب اور اون کے ہم خیال اس
بحث کو سرسری نہ دیکھین بلکہ بامعان نظر غور فرما کر اپنے خیالات فاسد سے
درگذر فرمائین اور ضرورت سے زیادہ خلفا کے حمایت و جانبداری
مین کوشش نکرین اونکی پیروی وہین تک زیبا ہے جہان تک انہون نے
خدا و رسول سے مخالفت نہین فرمائی اور جن جن مواقع پر وہ حضرات بہ سلسلہ

حکومت و سلطنت بمصلح غلطیات و فرو گذاشت خدا و رسول ہوئے ہین اونکو
توصیفاً زبان پر نہ لائین ورنہ مجرم بہ اہانتِ مجرمانہ ہوکر فوراً چالان کردیے جائینگے
مخاطب ذی کمال اور اون کے ہم خیال حقیر کا در باب متعہ امورات ذیل سے
اطمینان فرمادیوین - اول یہہ کہ مضمونِ حلتِ متعہ مصرحہ بالا اونکو کتب
صحاح و تفاسیر مین کہان سے آگیا - آیا کسینے الحاق کردیا یا کیا - دوم باوصف
امتناع رسول یا موجود ہونے کسی ناسخ آیت کے حضرتِ عمر نے حرمت
متعہ کو اپنے ذات سے کیون مخصوص فرمایا - آیا وہ ہی امر جسکو شاہصاحب
نے لکہا ہے کہ من سلطان وقتم و سیاست من معلوم شما است یا کچھ
اور - سیوم درحالیکہ آنحضرت متعہ سے روک چکے تہے اور اس کی حرمت
اعلان عام منظر گاہون پر آویزان ہوچکا تہا تو صحابہ نے اوسکو کیون نچھوڑا
شاہصاحب لکہتے ہین کہ فساق و عوام الناس نہی قرآنی و احکامِ حدیث را
چہ بخاطر می آرند اینجا احکام سلطانی می باید - کیا اصحاب محمدی ایسے ہی ایماندار
تہے جنکو آنحضرت کا امتناع کافی نہوا اور زناکاری سے روکنے کے لئے عمر
جیسے جابر و شدید النفس کی سیاست اور تیز مزاجی ضروری معلوم ہوئی وہ
زمانہ تو خیر القرون یعنے بہترین اوقات کہا جاتا ہے اور صحابہ کلہم عدول مانے
گئے ہین - افسوس ہے کہ وہ بزرگوار بقولِ شاہصاحب نہی قرآنی و احکام
حدیث کو ناقابل التعمیل سمجھکر فسق و فجور کو نہ چھوڑتے تہے - واہ سبحان اللہ
کیا اصحاب تہے واقع مین اصحابی کالنجوم ایسے ہی لوگون کی صفت ہے -
تاوقتیکہ اہلسنت زناکار لوگون کو فرد اصحاب سے جدا کرکے نہ دکہائینگے بلاتامل

بقول شاہصاحب سمجہا جائیگا کہ صحابۂ رسول سے بعض بزرگوار عاملان متعہ سوائے زانی وبدکار ہونے کے احکام قرآن واحادیث کو بلا بینے چہیتے نہیں مانتے تھے - حضرت عبداللہ ابن عباس جنکو سرآمد مفسرین مانا گیا ہے تاحیات خود متعہ کو جائز سمجہکر لوگوں کو کیون امر بہ متعہ کرتے رہے کیا حضرت عبداللہ ابن عباس نے دیدہ ودانستہ خلائق کو زناکاری پر تحریص کی یا حکم نسخ اونکے گوش گذار نہوا تھا چونکہ یہہ صاحب آنحضرت کے کنبہ وقبیلہ سے قریب تر تہے حکم امتناعی کے اون تک نہ پہونچنے کی کیا وجہ ہے -

مین امید کرتا ہون کہ جناب مخاطب تحریر بالا پر بغور نظر کرکے سخت ندامت اوٹھائینگے اور جو فقرات بحق شیعان ناواجب طریقہ سے استعمال کیئے ہین وہ واپس لیکر آیندہ اپنی زبان کو ناہنجار لفظون کے جاری کرنے سے روک لینگے - جو صاحب تہیۂ جواب فرمائین تمام حوالجات رسالہ کے اصل کتب محولہ سے مقابلہ کرکے غلطی ثابت کرین ورنہ کوئی دوسرا اخلاف بحث جواب مقبول نہوگا - والسلام من اتبع الہدیٰ - فقط

بندہ

سجاد حسین ابن سید محمد حسین صاحب مرحوم متوطن کہٹرہ سادات واقعہ سادات بارہہ ضلع مظفرنگر نے تحریر کیا ❖

# فہرست کتب موجودہ و مطبوعہ ریاض فیض پریس نگینہ ضلع بجنور

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|
| متاع اخیار لتذکرا ولی الابصار سورہ یوسف کی | | رسالہ بحث قرآن ״ | زیر طبع |
| تفسیر بہ تطبیق واقعات اہلبیت بطریق مجالس | | رسالہ ثبوت وراثت انبیاء ״ | ״ |
| مصائب مین ایک پر اثر کتاب ہی قیمت | ۸ | بنیاد اعتقاد شیعہ بچون کی ابتدائی تعلیم کیلئے | |
| تلخیص المصائب - مصائب مین سہ نومہ جات | | عقائد مین نایاب کتاب ہی - ״ | ۱ |
| ہر مجلس متفرق ایک بایم اور مقبول عام کتاب ہی | ۸ | بعد حمد ہندی - ״ | ۱ |
| احقاق الحق لابطال الباطل - باب اول جلد اول | | قصیدہ نوروز عالم افروز - مصنفہ حقیر در واقعات | |
| جسمین عبد اللہ ابن سبا کی بحث اور حقیقت مذہب | | نوروز و مدح جناب امیر علیہ السلام - | ۱۰ |
| شیعہ بڑی خوبی سے دکہلائی گئی ہی - | ۸ | مثنوی کاشانہ عروس مصنفہ حقیر تعلیم نسوان | |
| توثیق مذہب لتصدیق مذہب - مناظرہ مین | | مین مفید و کارآمد کتاب ہی | ۸ |
| لاجواب کتاب ہی - | ۸ | ہفت بند کاشی | — |
| رسالہ بحث اصول دین - مصنفہ میر سجاد حسین | | تعویذ ام الصبیان | — |
| صاحب مناظرہ مین قابل دید کتاب ہی - | ۲ | تعویذ دعا گنج العرش | — |
| رسالہ تحقیق جدید ״ | ۲ | دعا طاعون کلان | ۰ |
| رسالہ بحث اولی الامر ״ | ۳ | ایضاً خرد | — |
| رسالہ عطر ایمان ״ | ۵ | رسالہ ناس پرکاش در رد آریہ | ۳ |
| رسالہ تحقیق متعہ ״ | ۲ | مچھی کے تکے بوٹی - ״ | ۱ |

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
| --- | --- | --- | --- |
| نیوگ نامہ حصہ اول - در رد آریہ | ش/ | کریما - | ۰/ |
| ایضاً حصہ دوم - ״ | ۰/ | خالق باری - | ۰/ |
| ناول شعلہ پنہاں در مکالمہ عفت وعصمت | | لڑکوں کا کھیل - | ۱/ |
| دو ہمشیرگان - ایک اخلاقی ناول جس میں مردوں کی عیوب بخوبی سے دیکھلائے گئے ہیں - | ۴ | شکایت نامہ - | ـ/ |
| | | کنواری نامہ - | ـ/ |
| ناول - قیصر و حسینہ - ایک دلچسپ ودلگداز ناول | ۴/ | کنوارہ نامہ - | ـ/ |
| بشارت نامہ یعنی وصیت نامہ رسول مقبول | ـ/ | پہاڑہ اردو - | ـ/ |
| میزان الصرف - عربی ہے | ۳/ | پہاڑہ ناگری - | ـ/ |
| انشاء گلدستہ رقعات انشاء پردازین مفید کتاب ہے | ش/ | اچھر دیپ - | ۰/ |
| | | بال اپدیش - | ش/ |
| انشاء دلکشا چار جزی خوشخطی جلی قلم | ۲/ | پارہ عم - | ۱/ |
| دستور الصبیان - | ش | پارہ الم - | ۱/ |
| صفوۃ المصادر ۲ جزی خوشخط جلی قلم | ۱/ | عہد نامہ - | ـ/ |
| قادر نامہ - | ۰/ | دعاء جمیلہ - | ـ/ |
| تشریح الحروف | ۰/ | **فہرست کتب موجودہ مطابع غیر بردوکان و در مطبع ریاض فیض** | |
| قاعدہ بغدادی | ـ/ | | |
| حکایات لطیف | ۱/ | تاریخ الانبیاء ہر سہ جلد | ۹/ |
| قصہ شاہ روم | ۰/ | جلاء العیون اردو - ہر دو جلد | سے/ |

| نام کتاب | قیمت | نام کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|
| نونسیح غرا ۸ر زبدۃ المصائب | ۶ر | تاریخ اعثم کوفی دو کامل ۲ر وثیقۂ ماتم عرف جہل مجلس | عہ ر |
| سوانح عمری ابن مختار اردو ۱۳ر خلاصۃ المصائب | ۱۲ر | دار المصائب ۵ جلد ۱۲ر حیات القلوب فارسی ۳ جلد | ۵ر |
| بحر المصائب ۲ جلد ۱۲ر وقائع جنت جلالت جعفر علی اردو | ۲ر | نخل ماتم ۱۲ر قران السعدین | ۴ر |
| سراج غم ۳ جلد ۱۲ر ہادی التواریخ | ۶ر | بحور الغمہ ۱۲ر حیات القلوب اردو کامل | عہ |
| کارآمد ذاکرین ۲ جلد عہ ر تاریخ فرشتہ اردو | ۸ر | ذریعۃ النجاۃ ۶ر فضائل مرتضوی | ۱۳ر |
| اخبار ماتم کہ ر مجالس شیعہ | ۱۳ر | بحر المصائب ۳ جلد ۹ر مجالس علویہ ۲ جلد | ۴ر |
| مصائب الشہدا ۔ زینۃ المجالس | ۴ر | تحفۂ احمدیہ ۳ جلد کامل ۱۲ر تحفۃ الحاجت | ۵ر |
| تحفۃ العوام لکھنو ۱۲ تحفۃ العوام دہلی | ۱۱ر | ذوب انتقام ۲ر ریحان معراج | ۳ر |
| مشارق الانوار اردو ۸ر غزوۃ الحیدریہ | ار | محاربہ حق ۶ر تکملہ حملہ حیدری | ۹ر |
| فرحت المومنین ۸ر جزیرۂ اخضر و بحر ابیض | ۲ر | جنگ خیبر ۶ر جنگ صفین | عہ |
| جنگ بئر العلم ۲ر سراج الدارین | ۵ر | جنگ نامہ محمد حنفیہ ار نو پائمہ اثنا عشریہ | ار |
| نجوم السماء ۱۲ر مظہر قدس | ار | سیف انتقام ۸ر مودۃ الاسلام | ۸ر |
| بشارت احمدی ۸ر سراج الایمان | ۱۰ر | حسینیہ اردو ۸ر جزو مظاہر الحق | ۳ر |
| تحفۃ الاشعریہ ۔ یا علی مدد | ار | معیار الہدیٰ ۱۲ر نصر المومنین | ۱۰ر |
| رمی الجمرات ۳ جلد لعہ سیف صارم | ۱۲ر | بانت القدیر ۲ر دلیل الحسنات | ۳ر |
| تنقید جدید ۔ انوار الہدیٰ | عہ | شمس الضحیٰ ۴ر تکمیل الوضو | ار |
| نور العین فی المعجز حزیہ الکونین ار | | تذکرہ معصومین اردو | ۱۳ر |

المشتہر - خواجہ مبشر حسین مالک مطبع ریاض فیض نگینہ